ماہنامہ

انٹرنیشنل

نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۶۲ قیمت پندرہ روپے جنوری ۲۰۰۱ء

قلب و قالب را ز عرفان سوز بخش

عارفش گردان بحقِ نوربخش



مکہ مکرمہ میں [illegible] کی جائے پیدائش

اظہار تشکر

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کی مقدر کا ستارا

اراکین انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نور بخشیہ سکردو بلتستان و منتظمین مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نور بخشیہ مسلک صوفیہ نور بخشیہ سے حقیقی لگاؤ رکھنے والے تمام نور بخشی پیروکاروں بشمول ملازمین، کاروباری حضرات اور مخیر حضرات کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے جذبہ ایمانی سے سرشار ہو کر گلشن احیائے تصوف کو پر بہار بنانے کی خاطر اس عظیم درس گاہ کے لئے اپنی آمدنی سے مستقل اور ہنگامی بنیادوں پر چندے اور عطیہ جات عنایت فرمائے، جس سے ملک کے گوشے گوشے سے حصول علم کی پیاس بجھانے کے لئے اس مدرسے کا رخ کرنے والے طالب علموں کو مستفید ہونے کا موقع ملا اور ہمارے حوصلے بھی بلند ہوئے۔

ہم ان تمام اہل درد عاشقان اسلام کے دینی جذبے اور خلوص کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی آپ اس عظیم دینی اور روحانی مرکز کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۶۲ قیمت پندرہ روپے جنوری ۲۰۰۱ء

: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر : علامہ محمد بشیر، آرٹ ڈیزائننگ : جی ایچ معروفی

خط و کتابت کا پتہ : A-358 سیکٹر نمبر G-6/1-1 اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سکریٹریٹ برانچ اسلام آباد

فہرست مضامین

فقہ (گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعۂ شریعتِ محمدیہ

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

وفی الصبح سورۃً طویلۃً و فی الظهر والعصر قصیرۃً و فی العشاء الأخرۃ وسیطۃً و فی الجمعۃ سورتها فی الاولی و المنافقین فی الثانیۃ و تخفیف القرآء ۃ ان کان اماماً ولکن یکرہ اتّخاذ سورۃٍ مّعیّنۃٍ فی صلوۃٍ مّعیّنۃٍ بحیث لا یترک قطّ فالاصوب ان تقرأها مرّۃً مرّۃً و تقرأها غیرها مرّۃً لئلاّ یزعم النّاس انّها فیها واجبۃ" کآمین فی آخر الفاتحۃ و یجوز فی التّخافت ان یسمع الامام قرآء تہ' والشهادتین من قرب منہ من غیر ان یجهر کما یسمع نفسہ مهموسۃً

ترجمہ :

نمازِ صبح میں کسی لمبی سورت کا پڑھنا مسنون ہے۔ ظہر، عصر اور مغرب کی نمازوں میں چھوٹی چھوٹی سورتوں کا پڑھنا مسنون ہے۔ عشاء کی نماز میں درمیانی سورت کا پڑھنا مسنون ہے۔ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کا پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۂ " اذا جاء ک المنافقون " کا پڑھنا مسنون ہے۔ نماز گزار اگر کوئی امام ہو تو قراءت کو ہلکی کرنا مسنون ہے۔ تاہم بہترین طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھار اسی سورت کو پڑھے اور کبھی کبھار کسی دوسری سورت کو پڑھے تاکہ لوگ یہ گمان نہ کر بیٹھیں کہ اس نماز میں یہی ایک سورت واجب ہو گی جیسا کہ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے پر گمان ہوتا ہے کہ یہ سورۂ فاتحہ کا حصہ ہوگا۔ سری نماز میں قراءت اور شہادتین کو آواز بلند کیے بغیر امام کا اپنے نزدیک والے مقتدی کو سنا دینا جائز ہے جیسا کہ قراءت کو آہستگی سے خود کو سناتا ہے۔

وضاحت :

مندرجہ بالا عبارتوں میں قراءت نماز کی چند اور مسنون صورتوں وغیرہ کی نشاندہی کی گئی ہے جو یہ ہیں :

ا۔ مناسب مسنون صورتیں

۲۔ کراہت اور اس کا ازالہ

۳۔ قراءت اور شہادتین کی آگاہی۔

تفصیلِ وضاحت :

ا۔ مناسب مسنون صورتوں کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار صبح کی نماز میں کوئی لمبی سی سورت پڑھا کرے۔ ایسا کرنا بہتر ہے۔ اگر کوئی نماز گزار یہاں پر چھوٹی سی سورت پڑھے تو بھی نماز ٹھیک ہے۔ شرعاً روا ہے۔ اس کی نماز میں کوئی خرابی اس عمل سے لازم نہیں آئے گی۔ چنانچہ اگر کسی نماز گزار کو چند چھوٹی سورتوں کے سوا کچھ یاد نہ ہو تو وہ اپنی یادداشت کے مطابق چھوٹی سورت ہی پڑھے گا۔

ب۔ نماز گزار ظہر عصر اور مغرب کی نمازوں میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کرے۔ ایسا کرنا بہتر ہے۔ اگر کوئی نماز گزار ان نمازوں میں لمبی لمبی سورتیں پڑھے تو اس سے اس کی ب

نمازیں متاثر نہیں ہوں گی۔

ج۔ نماز گزار عشا کی نماز میں کوئی درمیانی سورت پڑھے۔ ایسا کرنا بہتر ہے۔ اگر کوئی نماز گزار عشاء کی نماز میں کوئی لمبی سورت پڑھے تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ اس کی نماز عشاء پر صحت کے لحاظ سے کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

د۔ نماز جمعہ کی بجاآوری کے دوران نماز گزار اگر پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ " اذا جاء ک المنافقون " پڑھے۔ ایسا کرنا بہتر ہے۔ اگر کوئی نماز گزار امام سورۂ جمعہ اور سورۂ اذاجاءک المنافقون کے سوا نماز جمعہ میں دیگر سورتیں پڑھتا ہو تو یہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔ نماز جمعہ کی صحت پر اس سے کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

ز۔ اجتماعی ادائیگی کی صورت میں امام کے لیے بہتر مستون صورت یہ ہے کہ وہ ہلکی قراءت اختیار کرے۔ یعنی وہ نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کرے۔ وہ لمبی لمبی سورتیں اختیار کر کے ماموم حضرات میں بے چینی پیدا کرنے سے کنارہ کش رہے۔ ایسا کرنا بہت بہتر ہے۔

۲۔ کراہت اور اس کا ازالہ: کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزار امام اگر کسی ایک نماز میں کسی ایک سورت کو پڑھنے پر مداومت کرتا ہو اور اسے کبھی ترک نہ کرتا ہو تو ایسا کرنا باعث کراہت قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس طرز عمل سے لوگ یہ گمان کر بیٹھتے ہیں کہ اس نماز میں یہی سورت شاید واجب ہو گی۔ اسی لیے تو امام اس کو کبھی چھوڑتا ہی نہیں حالانکہ شرعاً ایسی صورت موجود نہیں۔ اس کی مثال سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کی ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کا عدم ترک لوگوں میں یہ گمان پیدا کرتا ہے کہ آمین کا لفظ سورۂ فاتحہ کا حقیقی اختتامی لفظ ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے لہذا امام کے لیے بہتر صورت یہ ہے کہ اس قسم کے گمان کے ازالے کی خاطر وہ اجتماعی ادائیگی کے دوران مختلف سورتیں پڑھا کرے۔

۳۔ قراءت اور شہادتین کی آگاہی: کا مطلب یہ ہے کہ امام اجتماعی ادائیگی کے دوران سری نمازوں میں یعنی ظہر اور عصر کی نمازوں میں نماز کی قراءت اور قعود کی شہادتین کو اپنی آواز بلند کیے بغیر خفیف انداز میں چپکے چپکے سے دائیں اور بائیں والے مقتدی کو سنا دیں۔ ایسا کرنا جواز کا درجہ رکھتا ہے یعنی ایسا کرنا بھی امام کے لیے شرعاً جائز ٹھہرایا گیا ہے گویا جس طرح سے امام سری نمازوں میں بڑی آہستگی سے خود کو سناتا ہے اسی طرح وہ اپنے قریب والے ماموم کو بھی بڑی آہستگی سے سنا سکتا ہے۔

(جاری ہے)

مدرسہ ڈیرہ دون کے لیے چندہ:

نوائے صوفیہ کی اپیل پر جناب ماسٹر شکور علی صاحب مڈل سکول خپلو بالا اور جناب محمد بشیر صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول خپلو بالا نے پانچ پانچ سو روپے بطور چندہ ارسال کیے ہیں۔ ادارہ ان اصحاب کا شکر گزار ہے۔

جن مستقل خریداروں کے ذمے ماہنامہ نوائے صوفیہ کا سالانہ چندہ واجب الادا ہے۔ وہ مبلغ ۱۵۰ روپے اپنی اولین فرصت میں ارسال فرمائیں۔ شکریہ

ادبِ تصوف

احوالِ حضرت شیخ سری سقطیؒ

از: شیخ فریدالدین عطارؒ

ادبِ تصوف کے زیرِ عنوان ہم قارئین کے لیے تصوف کی شاہکار کتابوں سے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء شیخ فریدالدین عطارؒ کی زندۂ جاوید کتاب ہے۔ ذیل میں ہم اس کتاب سے حضرت شیخ سری سقطی علیہ الرحمہ کے احوال کا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ حضرت شیخ سری سقطی سلسلۃ الذہب کے عظیم پیرانِ طریقت اور مرشدانِ حقیقت میں سے تھے۔

آپ اہلِ تصوف کے امام تھے اور علم میں حد درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ درد و اندوہ کا دریا تھے، حلم و ثبات کا کوہ گراں اور مروت و شفقت کا گنج گراں مایہ تھے۔ آپ رموز و اشارات میں عجیب تھے۔ آپ ہی تھے جس نے بغداد میں پہلی بار حقائق و توحید کا پرچار کیا۔ عراق کے بہت سے مشائخ آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔ آپ حضرت جنید بغدادیؒ کے ماموں (اور ان کے پیر) اور حضرت معروف کرخیؒ کے مرید تھے۔ آپ نے حضرت حبیب راعیؒ کی زیارت کی تھی۔ آپ بغداد میں تجارت کرتے تھے۔ دوکان کے آگے آپ نے پردہ لٹکایا ہوا تھا اور ہر روز پردہ کے پیچھے ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ ایک آدمی کوہ لکام سے آپ کی زیارت کو آیا اور پردہ اٹھا کر آپ کو سلام کیا اور آپ سے کہا کہ لکام کے فلاں پیر زادہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تو خلق سے کنارہ کش ہو کر پہاڑ میں مقیم ہو گئے ہیں۔ یہ کوئی جوانمردی نھیں ہے۔ جوانمردی یہ ہے کہ بازار میں رہ کر حق تعالےٰ کے ساتھ ایسا مشغول ہو جائے کہ وہ ایک لمحہ اس سے غائب نہ ہو۔

ابتدا میں آپ کا پیشہ سقط فروشی تھا۔ ایک دن بغداد کے بازار کو آگ لگ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ چلو میں بھی فارغ ہو گیا۔ اس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ کل بازار جل کر راکھ ہو گیا تھا مگر آپ کی دکان محفوظ تھی۔ آپ نے یہ حال دیکھا تو تمام مال درویشوں میں تقسیم کر دیا اور تصوف کا راستہ اختیار کیا۔

لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ ابتدا میں آپ کا حال کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت حبیب راعیؒ میری دکان پر آئے تو میں نے انھیں ایک چیز پیش کی کہ وہ اسے درویشوں میں تقسیم کریں انھوں نے فرمایا۔ خیرک اللہ۔ ان کے ہونٹوں سے اس دعا کا سننا تھا کہ میرا دل دنیا سے سرد ہو گیا۔ پھر ایک دن حضرت معروف کرخیؒ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ ایک یتیم لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا اس یتیم کو کپڑے پہنا دو۔ میں نے اسے کپڑے پہنا دیئے۔ آپ نے میرے حق میں دعائے خیر کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے دل کو محبت دنیا سے سرد کر دے۔ اس دعا کی برکت سے میں یکبارگی شغل دنیا سے فارغ ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطیؒ سے بڑھ کر کسی کو عبادت میں کامل تر نھیں دیکھا۔ اٹھانوے سال تک آپ نے سوائے مرضِ موت کے اپنا پہلو زمین پر نھیں رکھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میرے نفس نے چالیس سال تک شہد کی آرزو کی لیکن میں نے اسے نہیں دیا۔

آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں کوئی بار دن میں آئینہ دیکھتا ہوں کہ کہیں کثرت گناہ سے میرا چہرہ سیاہ تو نہیں ہو گیا۔

آپ مزید فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ تمام جہاں کا غم میرے دل میں ہو تا کہ اہل جہاں اپنے غموں سے فارغ ہو جائیں۔

نیز فرمایا جب میرے پاس کوئی مسلمان بھائی آتا ہے اور میں داڑھی پر ہاتھ پھیرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا نام منافقوں میں لکھا جائے۔

کہتے ہیں کہ جب کوئی آپ کو سلام کرتا تو آپ قدرے ترشروی سے جواب دیتے۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سلام کرتا ہے اس پر حق تعالیٰ کی سو نعمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان میں سے نوے اس شخص کے حصے میں جاتی ہیں جو اپنے چہرے کو شگفتہ رکھتا ہے۔ اس لیے میں ترشروی اختیار کرتا ہوں کہ وہ نوے نعمتیں بھی اس سلام کرنے والے کے حصے میں آئیں۔

ایک دن آپ نے حضرت یعقوبؑ کو خواب میں دیکھا تو ان سے عرض کیا یا حضرت آپ نے جہاں میں کیا شور ڈال رکھا ہے۔ اگر آپ کو حق تعالیٰ سے کامل الفت ہے تو یوسف کا خیال چھوڑ دیجئے۔ اتنے میں آپ کو صدا آئی کہ اے سری سقطیؒ ذرا اپنے دل کو سنبھالو۔ اس وقت آپ کو حضرت یوسفؑ دکھائے گئے۔ جب آپ نے ان کا حسن و جمال دیکھا تو نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے اور تیرہ دن تک اسی بے ہوشی کے عالم میں پڑے رہے۔ جب ہوش میں آئے تو پھر ندا سنی کہ یہ اسی شخص کی جزا ہے جو ہماری درگاہ کے عاشقوں کو ملامت کرتا ہے۔

آپ نے ایک بار فرمایا کہ تیس سال سے میں ایک شکر پر استغفار کر رہا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیوں؟ آپ نے جواب دیا کہ ایک روز بغداد کے بازار میں آگ لگ گئی سارا بازار جل گیا مگر میری دکان محفوظ رہی۔ ایک شخص نے جب مجھ سے کہا کہ آپ کی دکان نہیں جلی تو میری زبان سے نکلا۔ الحمد للہ۔ پھر اس شرم سے کہ میں نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمان بھائیوں سے بہتر خیال کیا اور دنیوی سلامتی پر شکر بجا لایا، استغفار کرتا رہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ امیر ہمسایوں، بازاری قاریوں اور دولتمند عالموں سے دور رہو۔

آپ نے مزید فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین سلامت رہے اور جان و تن راحت حاصل کریں اور غم میں کمی واقع ہو تو وہ دنیا سے عزلت اختیار کرے۔ سوائے پانچ چیزوں کے طلب دنیا فضول ہے۔ روٹی اس قدر جس سے زندگی قائم رہے۔ پانی اس قدر جس سے پیاس رفع ہو سکے کپڑا اس قدر جس سے ستر ڈھانپا جا سکے۔ گھر جس میں قیام ہو سکے اور علم اتنا جس پر عمل ہو سکے۔

نیز فرمایا جو گناہ خواہش کے سبب سے ہو اس کی مغفرت کی امید ہو سکتی ہے لیکن جو گناہ تکبر کی وجہ سے ہو اس کی بخشش کی امید نہیں ہے کیونکہ ابلیس کا گناہ تکبر تھا اور حضرت آدمؑ کی لغزش کی بنیاد خواہش پر تھی۔

فرمایا کہ سب سے زیادہ قوت یہ ہے کہ تجھے اپنے نفس پر غلبہ ہو جو اپنے نفس کی تادیب سے عاجز ہے وہ غیر کو کیا ادب سکھائے گا؟

فرمایا کہ جس شخص کو نعمت کی قدر نہ ہو نعمت اس سے جاتی رہتی ہے۔

فرمایا جو حق تعالیٰ کا مطیع ہو جاتا ہے سب لوگ اس کے مطیع ہو جاتے ہیں۔

فرمایا کہ تیرا چہرہ تیرے دل کا آئینہ ہے۔ تیرے چہرے سے تیرے دل کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

فرمایا دل کی تین اقسام ہیں ایک تو وہ جو پہاڑ کی مانند ہیں انہیں کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتا ہے۔ ایک دل وہ ہے جو درخت کی طرح ہے جو تیز ہوا کی تیزی سے بعض اوقات جھک جاتا ہے جبکہ ایک دل وہ ہے جو پر کی طرح ہوا کے جھونکوں کے ساتھ ادھر ادھر اڑتا پھرتا ہے۔

فرمایا سب سے زیادہ عاقل و فہیم وہ ہیں جو قرآن مجید کے اسرار سمجھتے ہیں اور ان اسرار میں غور و فکر کرتے ہیں۔

فرمایا شوق عارفوں کا بلند ترین مقام ہے اور عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کے کھانے کی طرح ہے اور اس کا سونا مار گزیدہ لوگوں کی طرح ہے اور اس کا عیش غرقاب ہونے والوں کی طرح ہے۔ اور بعض آسمانی کتابوں میں لکھا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھ پر غالب ہو جاتا ہے تو میں تجھ پر عاشق ہو جاتا ہوں اور یہاں عشق سے مراد محبت ہے۔

اور فرمایا کہ عارف آفتاب صفت ہے جو سب پر چمکتا ہے اور زمین کی طرح ہے جو تمام مخلوقات کا بوجھ اٹھاتی ہے۔

فرمایا جو لوگوں کی نظروں میں اپنے متعلق ایسی بات ظاہر کرتا ہے جو اس میں نہیں ہے وہ حق تعالیٰ کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ اور جو لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے وہ صدق سے بعید ہے۔

فرمایا تصوف کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اس کی معرفت نور ورع کو بجھائے۔ دوسرے علم باطن کے متعلق کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے کتابِ ظاہر کا نقص لازم آتا ہو اور اس کے طفیل وہ کام کرے کہ لوگ حرام سے محفوظ رہیں۔

فرمایا علامتِ زہد نفس کا آرام پکڑنا ہے۔ طلب و تلاش اور ہر اس چیز سے قناعت کرنا ہے جو بھوک کو زائل کرے اور ستر چھپانے والی چیزوں پر راضی ہونا ہے اور نفس کا فضول بات سے نفرت کرنا ہے۔ اور مخلوق کو دل سے باہر نکال دینا ہے۔

فرمایا عبادت کا سرمایہ زہد میں مشغول ہونا ہے۔ عارف کا عیش اچھا ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔

فرمایا خلق میں سب سے زیادہ طاقتور وہ ہے جسے اپنے غصے پر غلبہ ہو۔ پھر فرمایا گناہوں کا ترک کرنا تین وجہ سے ہے۔ ایک دوزخ کے خوف سے۔ دوسرے بہشت کی رغبت سے اور تیسرے اللہ تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے۔

فرمایا کہ بندہ اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دے۔

حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ آپ جب بیمار ہو گئے تو میں آپ کی عیادت کے لیے گیا۔ آپ کے قریب پنکھا پڑا ہوا تھا۔ میں نے اسے اٹھا لیا اور آپ کو پنکھا جھلنے لگا۔ آپ نے فرمایا جنیدؒ اسے رکھ دے، کیونکہ آگ ہوا سے زیادہ تیز اور روشن ہو جاتی ہے۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے پوچھا آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا عبد مملوکا لا یقدر علی شیء، حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا خلق کی صحبت کی وجہ سے حق تعالیٰ سے غافل نہ ہونا۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اگر یہ بات آپ مجھے پہلے کہتے تو میں آپ کے ساتھ بھی صحبت نہ رکھتا۔ پھر اسی وقت آپ نے وفات پائی اور حق تعالیٰ کی رحمت سے مل گئے۔

اللھم نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقینا قال (راوی) فیسقون

"یا اللہ ہم تیری درگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے پس تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا عباس کو وسیلہ بناتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ پھر خوب بارش ہوئی۔"(۱)

قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے خود توسل کو رواج دیا ہے ۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

وبالحق انزلنه و بالحق نزل (بنی اسرائیل ۱۰۵)

"اور اس کتاب کا وسیلہ جسے تو نے اتارا ہے اور پھر اسی کا وسیلہ جو خدا کی طرف سے مجھ پر) اترا ہے۔"

اور کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے حکم عدولی کے باعث نکالے گئے تو آپ کو چند کلمات کی تلقین کی گئی جس پر توبہ کی اجابت کی بنیاد پڑ گئی۔ قرآن مجید میں اس واقعہ کی یوں توثیق ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے۔

فتلقیٰ آدم من ربه کلمات فتاب علیه انه هو التواب الرحیم (البقرہ ۳۷)

"جب آدم کو اپنے رب کی طرف سے چند کلمات کی تلقین کی گئی تو اس پر وہ تائب ہوئے بیشک وہ ذات توبہ کرنے والوں کو قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔"

تمام مفسرین اور محدثین علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلے کے طفیل آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

علامہ طبرانی نے المعجم الصغیر میں حکم نیشاپوری نے صحیح مستدرک میں، ابو نعیم اصفہانی اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں، ابن عساکر شامی نے اپنی تاریخ میں علامہ سیوطی نے الدر المنثور میں اور علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں حضرت عمر بن خطابؓ کی سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ولما اذنب آدم اذنبه رفع راسه الی السمآء فقال اسالک بحق محمد الا غفرت لی ما وحی اللہ الیه و من محمد؟ فقال تبارک اسمک لما خلقت رفعت رأسی الی عرشک فاذا فیه مکتوباً لا اله الا الله و محمد رسول الله ۔ فقلت انه لیس امر اعظم عندک قدرا ممن جعلت اسمه مع اسمک فاوحی الیه انه آخر النبیین من دریتک ولو لا هوتما خلقتک (۲)

"جب آدم نے ارتکابِ گناہ کیا تو سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہا خداوندا میں محمدؐ کا وسیلہ دیتا ہوں کہ مجھے بخش دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی اور فرمایا کہ محمدؐ کون ہے؟ حضرت آدمؑ نے جواب دیا کہ جب تو نے میری تخلیق فرمائی تو جب میرا سر عرش کی جانب اٹھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ تو مجھے یقین ہوا کہ محمدؐ کوئی بزرگ ترین ہستی ہیں جن کے نام کو خدا نے اپنے نام کے ساتھ رقم کر رکھا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی وہ تو آپ کی اولاد ت آخری پیغمبر مبعوث ہوں گے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو (اے آدم) ہم تجھے بھی تخلیق نہ کرتے۔"

اسی طرح عہدِ فاروقی میں مسلمانوں کا مقابلہ بوقت حاکم حلب لشکر جرار سے ہوا۔ حضرت کعب بن حزہ لشکر اسلام کو جتانے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے اور یوں پکار رہے تھے۔
یا محمد یا محمد یا نصراللہ انزل

"یا محمدؐ یا محمدؐ اے نصرت الٰہی نزول فرما۔"
اس لشکر اسلام میں بہت سے صحابہ شامل تھے مگر کسی نے اس استغاثہ پر اعتراض نہیں کیا۔

اسی طرح ایک اور واقعہ حضرت عمرؓ ہی کے زمانہ سے متعلق ہے۔ آپ نے اپنا خط عبداللہ بن قرط صحابی کے ہاتھ حضرت عبیدہ بن الجراح کے نام یرموک بھیجا اور بوسیلہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلامتی کی دعا کی۔ جاتے وقت حضرت عبداللہ نے روضہ اقدس پر حاضری دی اور وہاں آپ کی درخواست پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روضہ اقدس پر ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی۔

اللھم انا نتوسل بھذا النبی المصطفی و الرسول المجتبی الخ

"اے اللہ ہم اس نبی مصطفیٰؐ اور رسول مجتبیٰؐ کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں......"

کہتے ہیں کہ اس موقع پر حضرات حسنین علیہم السلام اور حضرت عائشہؓ بھی اس دعا میں شریک تھے۔ (۳)

اسی طرح دعوات صوفیہ میں مندرجہ دعا میں حضرت علی علیہ السلام نے یوں نبیؐ کا وسیلہ پیش کیا ہے۔

توسل بالنبی فکل خطب
یھون اذا توسل بالنبی

"تو پیغمبر کا وسیلہ اختیار کر کیونکہ جب پیغمبر کا وسیلہ اختیار کیا جائے تو ہر مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے۔"

صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کو اولیاء سلف صالحین کے رشد و ہدایت کا فیضان حاصل ہے۔ اس مسلک میں عقیدۂ رسول کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور ہر نماز پنجگانہ کے بعد دعوات و مناجات کے دوران تمام اولیاء و ائمہ طاہرین کو وسیلہ بناتے ہیں۔ دعائے تشفع اور دعائے توسل کی مواظبت کرتے ہیں جن میں ائمہ اہل بیت اور چہاردہ معصومین کے علاوہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کی حرمت و عظمت کا وسیلہ بھی اختیار کرتے ہیں۔

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے کتاب مودۃ القربیٰ میں حدیث وارد کی ہے کہ

و عن جابر قال کان رسول اللہ یقول توسلوا بمحبتنا الی اللہ تعالی و استشفعوا بنا فان بنا تکرمون و بنا تحبون و بنا ترزقون فاذا غاب منا غائب فمحبوننا امنائنا غداکلھم فی الجنۃ (۴)

"اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو ہماری محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ اور ہماری شفاعت طلب کرو کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جائے گا اور ہمارے ہی سبب سے زندگی عطا ہوتی ہے اور ہمارے ہی سبب سے رزق دیا جاتا ہے۔ پس جب ہم میں سے کوئی غائب ہونے والا غائب ہو تو ہمارے محبّ ہمارے امین ہیں۔ وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنت میں ہوں گے۔ بہر حال اسلام کی تعلیمات میں توسل کی تمام صورتیں یعنی خدا کی ذات کا توسل، انبیاء و اولیاء کی ذوات سے توسل، قرآن و کعبہ سے توسل، خانقاہ و مساجد سے توسل، اولیاء کرام کے روضات اور مقابر سے توسل مباح ہے۔ تاہم توسل کی حد تک ان کا اظہار جائز ہے لیکن ان چیزوں کو خدا کی ذات اور صفات میں برابر خیال کرنا اور پھر ان سے وسیلہ مانگنا روا نہیں ہے کیونکہ یہ باتیں شرک کی طرف لے جانے والے اسباب ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ شبہ سے شرک سے بچیں۔ جیسا کہ شاہ سید علیہ الرحم نے الفقہ الاحوط میں ارشاد فرمایا کہ شبہ شرک سے بچنے کی خاطر نماز اپنے سامنے روشنی یا آگ یا مقابر وغیرہ کو نہ رکھے کیونکہ ان کی طرف

رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۵)

زیارتِ قبور کا مسئلہ :

دعائے مغفرت کے لیے قبروں پر جانا قرآن و سنت سے ثابت شدہ حقیقت ہے۔ احادیث نبویؐ میں اس کے مخصوص آداب اور فضائل ہیں۔ قبروں پر جانا اس غرض سے کہ اموات کو فاتحہ خوانی کے ذریعہ ایصال ثواب کرے اور قبر والوں کی بخشش اور مغفرت کے لیے دست بہ دعا ہو۔ یہ فعل اعمال رسولؐ اور اقوال رسولؐ سے ثابت ہے، جس کا انکار کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ زیارت قبور ایک مسئلہ ضرور ہے لیکن اس بارے میں بھی بڑی تفصیلات پائی جاتی ہیں۔ ہم یہاں اختیاری انداز میں مختصراً صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات ہی کو پیش کرتے ہیں جو اس سلسلہ مضمون کا حصہ ہے۔ قبروں کی زیارت مسنون اور محبوب عمل ہے جس پر بلا امتیاز مسلمان مرد عورت کو اجر و ثواب ملتا ہے۔

مسنون عمل

کتاب دعوات صوفیہ میں زیارت قبور کے متعلق اعمال شامل کیے گئے ہیں جو صوفیہ نوربخشیہ کی روشن اور حق شناس تعلیمات کا حصہ ہے۔ لکھا ہے کہ

فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کے لیے قبروں پر جانا سنت نبویؐ ہے۔ چنانچہ جناب امیر علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

زیارت القبور فی کل اسبوع مستحبة وافضل ایامها اربعة یوم الاثنین والخمیس و الجمعة و السبت

"ہر ہفتے میں قبروں کی زیارت مسنون ہے۔ زیارت کے لیے ہفتے کے چار دن بہترین ہیں۔

۱۔ پیر کا دن ۲۔ جمعرات کا دن ۳۔ جمعہ کا دن

۴۔ سنیچر کا دن"

اوقاتِ زیارت :

زیارت قبور کے اوقات کے تعین میں بھی ایک مفید تعلیم ہے جو ہر مومن مسلمان کی افادیت کے پیش کر دی گئی ہے۔ دعواتِ صوفیہ میں ہے۔

جمعہ کے دن زیارت قبور کے لیے نماز جمعہ کے بعد چلا جائے۔

جمعرات کے دن دن کے ابتدائی حصے میں چلا جائے۔

سنیچر کے دن نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک چلا جائے۔

پیر کے دن دن کے آخری حصے میں چلا جائے اور پھر ان اوقات کے علاوہ بابرکت راتوں اور باشرف وقتوں میں زیارت قبور کو جانا زیادہ باعث ثواب ہے۔ مثلاً شب برات، شب قدر، شب رغائب، عید اور روز عاشورا وغیرہ۔

مسنون آداب :

زیارت قبور کو جانے سے پہلے اپنے گھر میں دو رکعت نماز زیارت پڑھی جائے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور سورۃ الاخلاص تین بار پڑھی جائے۔ نیت یوں کی جائے۔

اصلی صلوٰة الزیارة رکعتین قربة الی اللہ

"میں قرب الٰہی کی خاطر دو رکعت نماز زیارت پڑھتا / پڑھتی ہوں۔"

سلام پھیرنے کے بعد میت / اموات کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور دعا کی جائے۔ اولیائے کرام نے اس نماز کا اجر و ثواب یوں بتایا ہے۔

کہ اللہ پاک میت کی طرف اس کی قبر میں ایک ہزار نور بھیجتا ہے۔

۲۔ نماز زیارت پڑھنے والے کے لیے اس کے نامۂ اعمال میں بہت سے حج اور عمرہ کی بجا آوری کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

آداب قبرستان :

نماز زیارت سے فارغ ہونے کے بعد باوقار طریقے سے قبرستان کی طرف چلا جائے۔ راستے میں بے مقصد کام وغیرہ سے کنارہ کش رہے۔ جب قبرستان میں پہنچے تو بطور احترام پاپوش اتار دے۔ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے قبر میت کی طرف منہ کر کے یوں کہا جائے۔

السلام علیکم یا اهل القبور و رحمة الله و برکاته یغفر الله لنا و لکم و انتم لنا سلف و نحن بکم تبع والسلام علی اهل لا اله الا الله من اهل لا اله الا الله یا اهل لا اله الا الله کیف وجدتم قول لا اله الا الله یا من لا اله الا الله اغفر لمن قال لا اله الا الله و احشرنا فی زمرة من قال لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله

اس کے علاوہ بھی احادیث میں مختلف طرق سے دعاؤں کی روایات موجود ہیں۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ زلزلہ اور سورۂ تکاثر ایک ایک بار سورۂ اخلاص تین بار پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبور کو پہنچانے کی دعا کرے۔

زیارتِ قبور کا ثواب :

زیارت قبور کے مسنون آداب وغیرہ کی صحیح بجا آوری کی جائے تو اس کے ثواب کی جھلک ملاحظہ ہو۔

۱۔ اللہ تعالیٰ قبرستان کی جانب مشرق سے لے کر مغرب تک موجود ہر ہر میت کی قبر میں چالیس چالیس نور داخل فرما دیتا ہے۔

۲۔ مردوں کی قبریں کشادہ کشادہ کی جاتی ہیں۔

۳۔ ہر ہر میت کا ایک ایک درجہ بڑھا دیا جاتا ہے۔

۴۔ دعا وغیرہ پڑھنے والے کو ساٹھ پیغمبروں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

۵۔ اس دعائیہ کلمات وغیرہ کے حروف سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ ایسا پیدا کرتا ہے جو اس کے لیے قیامت تک خوب تسبیح پڑھتا رہتا ہے۔

مغفرت کا پروانہ :

مسلمان مسلمانوں کی مغفرت اور والدین نیز رشتہ داروں کی بخشش کے لیے یہ اعمال بجا لائے تو رسول اللہ کی حدیث مبارک سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا

مَن قرءَ عندَ قبر ابیه و امه و اقاربه آیة الکرسی مرة و الاخلاص عشر مرات غفرالله له

"جو اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کی قبروں کے پاس آیت الکرسی ایک بار، اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔"

فرمان نبویؐ ہے کہ جب مؤمن کا قبرستانوں سے گزر ہو اور وہ یوں کہے کہ

لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی و یمیت و هو حی لا یموت بیده الخیر و هو علی کل شیء قدیر

تو اس کے نتیجے میں

۱۔ اللہ پاک تمام قبرستان کی تمام قبروں کو روشن کر دیتا ہے۔

۲۔ پڑھنے والے کی مغفرت فرماتا ہے۔

۳۔ اللہ پاک اس کلمہ پاک کے پڑھنے والوں کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھوا دیتا ہے۔

۴۔ اس کا درجہ دس لاکھ گنا بڑھا دیتا ہے۔

۵۔ اس کی دس لاکھ برائیاں مٹوا دیتا ہے۔ (۶)

مقبروں سے سلوک :

حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے ارشاد کے مطابق ایک قبر کا اسی طرح احترام کیا جائے جس طرح زندہ ہونے کی حالت میں صاحب قبر کا احترام کیا جاتا ہے۔(۷)

اس اعتبار سے قبرستان درج ذیل انواع میں تقسیم ہوتا ہے۔

۱۔انبیاء کے مقابر

۲۔اولیاء کے مقابر

۳۔ائمہ کے مقابر

۴۔علماء کے مقابر

۵۔صلحاء کے مقابر

۶۔والدین، رشتہ داروں اور عام مسلمانوں کے مقابر

حضوری اور زیارت کے نتائج کا ممکنہ شرعی حکم یہ ہے کہ

۱۔انبیاء اولیاء اور ائمہ معصومین کے مقابر کی زیارت نہایت اجرو ثواب بباعث فوزوفلاح وشفاعت ہے اور وسیلۂ نجات ہے۔

۲۔علماء اور صلحاء کے مقابر کی زیارت فضیلت واکرام کا سبب اور فیوض وبرکات کے حصول کا ذریعہ ہے اور عبرت کا درس ہے۔

۳۔والدین، رشتہ دار اور عام مسلمانوں کے مقابر میں جا کر ان کے حق میں ایصال ثواب کرنا، فاتحہ خوانی کرنا، دعائیں مانگنا غفران وبخشش میں یقین اور تخفیف عذاب، تنگی قبر اور تاریکی سے رستگاری ہے۔

دعوات میں ہے کہ جو کوئی کسی کی قبر پر بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ پڑھ کر بیٹھے تو اللہ پاک اس قبر والے سے عذاب، اندھیرے اور تنگی کو دور کر دیتا ہے۔

اگر کوئی کسی قبر پر جا کر یوں دعا کرے۔

اللھم انی اسئالک بحق محمد و آل محمد ان لا تعذب لھذا المیت

تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے قبر والے سے عذاب کو ہٹا دیتا ہے اور اس کے علاوہ درود اکبر کی بھی بڑی فضیلت اور برکت آئی ہے جس کی تفصیل دعوات میں ملاحظہ ہو جو احادیث رسول اللہؐ سے ثابت شدہ علمی اور عملی حقیقت ہے۔

(جاری ہے)

حواشی و مصادر :

(۱) بخاری باب سوال الناس وعام الاستقا)

(۲) الدر المنثور

(۳) سیرت رسول عربی ص ۳۷۷

(۴) مودت القربیٰ المودت دوم حدیث ۳

(۵) الفقہ الاحوط باب الصلوٰۃ

(۶) دعوات صوفیہ

(۷) الفقہ الاحوط

ضروری اعلان :

ادارہ نوائے صوفیہ نے اب تک قارئین کی سہولت کے لیے رسالے کی امدادی قیمت مقرر رکھی ہوئی تھی۔ لیکن اب ادارہ کی مالی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے جس کے باعث رسالے کی قیمت میں معمولی اضافہ ناگزیر ہو چکا ہے۔ رسالے کے نئے ریٹ درج ذیل مقرر ہوئے ہیں۔

۱۔قیمت فی شمارہ = ۱۵ روپے

۲۔سالانہ چندہ = ۱۵۰ روپے

۳۔خلیجی ممالک کے لیے = ۸۰۰ روپے سالانہ

۴۔یورپ رامریکہ کے لیے = ۲۰ ڈالر سالانہ

ادبِ تصوف (گزشتہ سے پیوستہ)

رسالۂ نوریہ

تصنیف : میر سید محمد نوربخشؒ

ترجمہ : غلام حسن نوربخش

نفسِ ملہمہ کے مشاہدات :

جب نفس لوامہ سے بدل کر ملہمہ بن جاتا ہے تو چھوٹی پہاڑیاں (ٹیلے) اور نرم و ہموار و ناہموار زمین مثلاً پشتے، ڈرے اور مختلف جانور نظر آتے ہیں۔

☆ اگر گائے نظر آئے تو یہ بسیار خوری کی صفت ہے۔ اگر عمر رسیدہ گائے ہو تو یہ بھی زیادہ کھانے کی علامت ہے اگر بچھڑا ہو تو اشتہا کی صفت اور کھانے کی فکر میں رہنے کی علامت ہے۔ اگر گائے کمزور ہو تو معاشی قلت کی علامت ہے۔ اگر بکثرت گائیں نظر آئیں تو یہ صفت معاش کی فراوانی کی ہے یا ان قسم قسم کے کھانوں کی علامت ہے جن کا خیال سالک کے دل میں گزرتا ہے

-

☆ اگر جنگلی جانور نظر آئے تو یہ اوصاف کمال سے وحشت اور ارباب کمال سے بے تعلقی کی صفت ہے، یا ایسا شخص ہے جو وحشی یا بے گانہ ہے۔ اگر اس کی بڑی سینگ یا بہت سی سینگیں ہوں تو یہ نخوت اور خودسری ہے۔

☆ اگر بھیڑ نظر آئے تو یہ صفت نفاق یا صفت...... ہے یا یہ منافق اور...... شخص ہے۔

☆ باقی جانور اور جنگلی حیات بھی مذکورہ بالا صفات سے مشابہ اور قریب ترین صورت کی مثالی صفات ہیں۔

نفسِ مطمئنہ کے مشاہدات :

جس وقت نفس ملہمہ تبدیل ہو جاتا ہے اور نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے تو نرم و ہموار زمین نظر آتی ہے جو قابلِ زراعت و آبادی ہے۔ اس وقت

موتوا قبل ان تموتوا

(طبعی موت) مر جانے سے پہلے (موتِ اختیاری سے) مر جاؤ۔

کے تحت وفات پانا، غسل و تکفین دینا، نماز (جنازہ پڑھ کر) دفن کیا جانا واقع ہو جاتا ہے اور

من مات فقد قامت قیامۃ

جو مر جاتا ہے اس کی قیامت برپا ہو جاتی ہے۔

کے تحت زندگی اور شیطانی و حیوانی صفات سے موتِ اختیاری کی بنا پر قیامت صغریٰ قائم ہو جاتی ہے جو قیامت ہائے انفسی میں سے ایک ہے۔

مشاہدۂ حیوانات :

اس تبدیلی کے آغاز میں بعض ایسے جانور دکھائی دیتے ہیں جو خاصیت کے لحاظ سے انسان سے نزدیک تر ہیں مثلاً گھوڑے، اونٹ، گوسفند وغیرہ۔

☆ اگر گھوڑا نظر آئے تو یہ نماز و طاعات کی صفت ہے۔ فرض نماز سواری کا گھوڑا، سنت کی نماز اونٹ اور نوافل کی علامت نماز گدھا ہے جو سواری کے قابل اور خوش رفتار ہو۔ کبھی سپاہی اور اسلحہ

بردار بھی نظر آتے ہیں تو یہ نمازی اور اصلاح کرنے والے کی صفات ہیں اور کبھی دولت و مراد پانے کی صفت ہے۔

☆اگر ہاتھی دیکھے تو یہ طاقت و تحمل کی علامت ہے یا صفت نادانی ہے۔

☆اگر اونٹ نظر آئے تو یہ صفت اسلام ہے۔ اگر قطار میں ہے تو یہ سنت و جماعت ہے۔ اگر مست دیکھے تو یہ صفتِ عشق ہے یا صفتِ شوق یا صفتِ سکر یا صفتِ وجد یا وجدان مقصود ہے یا یہ عاشق یا مشتاق یا مست کی علامت ہے۔

☆اگر گوسفند دیکھے تو یہ صفتِ اسلام ہے یا مؤمن شخص ہے۔

☆ اگر کوئی جنگلی جانور دیکھے جو سدھایا گیا ہو تو یہ اطاعت و ارادت میں زیادتی کی صفت ہے یا یہ ایسا شخص ہے جو سالک رہ چکا ہے۔

مشاہدۂ طیور:

اما پرندے اگر اطوار دل میں سے کسی ایک طور پر یا منازلِ روحانی میں سے کسی ایک منزل پر منحصر نہیں ہیں۔ پرندے ہمت کو ظاہر کرتے ہیں اور ہمت بلند و پست کو تمام مقامات میں دخل ہے، تاہم یہاں تمام جنس حیوانات کی مناسبت سے ان کے بھی خواص لکھے جاتے ہیں۔

☆ مرغ خانہ پست امور اور فکرِ معاش میں ہمت کی صفت ہے۔

☆مرغا شہوت اور فکرِ نکاح میں ہمت صرف کرتا ہے۔

☆چڑیا رشتہ داروں اور اونچی ذات کے لوگوں میں نکاح کرنے اور شہوت کو تقویت دینے کی فکر میں ہمت صرف کرتا ہے۔

☆کبوتر دور یعنی اجنبی لوگوں میں نکاح کرنے یا خطوط بھیجنے یا ذکر دل کرنے میں ہمت کا صرف کرتا ہے۔

☆پہاڑی کوا دنیا کے معاملات میں ہمت صرف کرتا ہے۔

☆جنگلی کوا دنیا کے معاملات میں دل کو مگو کے ساتھ ہمت صرف کرتا ہے۔

☆گرگٹ دنیا کے مال عزت اور منصب کے لیے ہمت صرف کرتا ہے۔

☆لقلق کپڑے دھونے اور وضو کرنے میں ہمت کی علامت ہے۔

☆راج ہنس جسمانی غسل میں صرفِ ہمت ہے۔

باقی آبی پرندے ممنوعات سے نفس کی طہارت اور کھیل کود سے دل کی پاکیزگی میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہیں۔ اسی طرح شعر گوئی اور ایسے معاملات میں سوچ بچار کرنے کی نشانی ہے، جن کا تعلق کثرت کی آلودگی سے نفسانی طہارت کے ساتھ ہے۔

☆ مچھلی دیکھے یہ وہ شعر ہے جو توحید و معرفت سے ملا ہوا ہو۔

☆ چمگادڑ دیکھے تو یہ سرسری تقلید کرنے، رسمی اعتقادات سوچنے اور حقائق اور اہلِ تحقیق سے دوری چاہنے میں ہمت کا صرف کرنا ہے۔

☆الو دیکھے تو یہ دنیا پر ہمت صرف کرنا ہے اور اولیاء اور اہلِ عقبیٰ سے دوری چاہنا ہے۔ اسی طرح خواب سوچنا اور ہلاکت سے متعلق ڈرنا ہے۔

☆ چکور نظر آئے تو یہ امورِ معاش میں ہمت کا صرف کرنا ہے۔

☆ ہدہد دیکھے تو یہ خطوط بھیجنے اور سفارت روانہ کرنے، امراء و سلاطین کا ظاہری یا خفیہ قرب چاہنے اور دشمنوں کے درمیان صلح کرانے میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔

☆ مینا نظر آئے تو یہ فصاحت، تعلیم اور علوم و معارف کے سیکھنے سکھانے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔

☆ طوطی دیکھے تو یہ معارف کی تقریر میں فصاحت پیدا کرنے اور علومِ طریقت و حقیقت کے سیکھنے سکھانے میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

☆ کونج نظر آئے تو یہ حلال کمانے، تجارت کرنے، ضیافت دینے اور کھانے کھلانے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔

☆ چغد دیکھے تو یہ ذکر کرنے، شب بیداری اور گوشہ نشینی میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

☆ اگر عمولا نظر آئے تو یہ بہت مشکل اور مشقت طلب امور میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ اگر لکلک دیکھے تو یہ حصول مال میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

☆ اگر قیلواج ؟ نظر آئے تو یہ دنیا کی طلب اور مال حرام کمانے میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ اگر تذرو دیکھے تو یہ مال حلال کسب کرنے میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر ابابیل نظر آئے تو یہ دور دراز سفر کرنے اور حج کرنے میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر شتر مرغ دیکھے تو یہ دشمنوں سے خود کو محفوظ رکھنے اور خطا سے بچانے میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر بگلا نظر آئے تو یہ تقلید کرنے اور توحید سے دوری اختیار کرنے میں صرفِ ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر بلبل دیکھے تو یہ عشق، سماع اور موسیقی میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر فاختہ نظر آئے تو یہ طاعت کرنے، قلب و نظر کی صفائی کرنے اور ذکر قلب میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر صعوہ دیکھے تو یہ قناعت اختیار کرنے اور ذکر و عبادات سے مانوس ہونے اور ان پر کاربند ہونے میں صرفِ ہمت کی دلیل ہے
-

☆ اگر قمری نظر آئے تو یہ اذکار، اطوار دل اور صفائے قلب میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر باز دیکھے تو یہ امور طریقت اور سالکوں کے ارشاد میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر چرخ نظر آئے تو یہ امور شریعت اور تعلیم ادب میں صرف ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر باشہ (باز) نظر آئے تو یہ ملکی امور میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

☆ اگر عقاب نظر آئے تو یہ قومی ریاست اور سرداری میں صرفِ ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر ہما دیکھے تو یہ صوری یا معنوی سلطنت میں صرفِ ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر طاؤس نظر آئے تو یہ اطوار دل میں سے طور خفی کے ساتھ ریاضت کرنے یا مراتب جبروت میں صرفِ ہمت کی دلیل ہے۔

☆ اگر سیمرغ دیکھے تو یہ تجلیاتِ ذاتی سے مستفیض ہونے، فنافی اللہ سے سرفراز ہونے، عالم لاہوت اور مقامِ قرب میں رسائی پانے اور حضرت رب الارباب کی بارگاہ میں زبان سیمرغ سے حمد سرائی کرنے میں صرفِ ہمت کی دلیل ہے۔

انہی پر تمام دیگر پرندوں کا قیاس کر سکتے ہیں۔

مشاہدۂ نباتات:

جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ نباتات اور معدنیات میں سے بعض دیکھ لیتا ہے مثلاً...... شلغم، کرزم، چقندر، لہسن اور پیاز وغیرہ یعنی ایسی نباتات کہ عرف عام میں ان کی جڑیں غذا اور خوراک بنتی ہیں۔ اگر یہ پکی ہوئی حالت میں نظر آئیں تو یہ نفس مطمئنہ کی نشانی ہے اور اگر کچی حالت میں دکھائی دیں تو یہ عام نفوس کی مناسبت سے ہے مثلاً اگر کوئی

زہریلا اور مہلک پودا دیکھے خواہ اس کی جڑیں ہوں یا شاخیں تو یہ ان اقوال و افعال کی صورت ہے جو اس سے صادر ہوتے ہیں اور کسی مؤمن کی ہلاکت کا سبب بنتے ہیں۔ اس قسم کا پودا نفسِ امارہ کی صوری تمثیل ہے۔

☆ اگر مولی دیکھے تو یہ اہانت و تحقیر کی صفت ہے اور یہ نفس لوامہ سے برآمد ہوتا ہے۔ اگر پیاز و لسن پکے ہوئے نظر آئیں تو یہ نہی عن المنکر اور اقوالِ قبیحہ سے منع کرنے کی صفت ہے۔

☆ اگر کچی گوبھی دیکھے تو یہ خوشامدی اور سستی کی صفت ہے۔

☆ اگر کچے شلغم دیکھے تو یہ نصیحت، شفقت اور رذالت کی صفت ہے اور پکے ہوئے دیکھے تو یہ صفت تواضع وانکساری ہے۔

☆ اگر خام دھنیا نظر آئے تو یہ صورت دشمن یا مرد کی صفت ہے اور اگر پکے ہوئے نظر آئے تو یہ فرمانبرداری اور ملاطفت کی صفت ہے یا پشت اور گردے کا طاقتور ہونا ہے۔

☆ اگر خام چقندر دیکھے تو یہ سخت کلامی کی صفت ہے اور اگر پکے ہوئے چقندر دیکھے تو یہ ملائمت اور نرمی کلام کی صفت ہے۔

یہ چاروں یعنی کلم، شلغم، کرز اور چقندر خام نفس ملہمہ اور پکے ہوئے نفس مطمئنہ کی صفت ہے۔

مشاہدۂ معدنیات :

نفس مطمئنہ کے اسی مرتبے میں بعض معدنیات نظر آتے ہیں مثلاً چونا، گچ، پھٹکری، نمک، تیل، تانبا، سیسہ، قلعی، گندھک، ہڑتال، نوشادر، سرمہ وغیرہ۔

☆ خام چونا صفت قساوت (سیاہ دلی) ہے اور اگر وہ جلا ہوا ہو تو یہ ذکر میں ہمیشگی اور پابندی کی صفت ہے۔

☆ خام گچ بے کاری اور محرومی کی صفت ہے، لیکن پکا ہوا، کوٹا ہوا اور پختہ گچ نفیٔ خاطر، ثابت قدمی، کسر نفسی اور صاف باطن ہونے کی علامت ہے۔

☆ پھٹکری دھوکہ دہی، دشمنی، حسد اور بغض کی علامت ہے۔

☆ نمک ادب، تادیب، تربیت، تواضع، خضوع، خشوع، مودت اور رفاقت کی صفت ہے۔

☆ تیل صفتِ عشقِ مجازی ہے۔

☆ تانبا سلوک و مشروت میں استعداد کی صفت ہے۔

☆ صاف سونا (کندن) رسوم و عادات کی کدورات سے تزکیۂ نفس کی صفت ہے۔

☆ سیسہ سستی اور کاہلی کی صفت ہے لیکن صاف سیسہ قبول نصیحت کی صفت ہے۔

☆ خام قلعی نرمی، خوشامد اور چاپلوسی کی صفت ہے لیکن صاف قلعی تربیت کے قابل ہونے کی صفت ہے۔

☆ صاف گندھک خلوت و عزلت کی صفت ہے لیکن دیا سلائی تصفیۂ قلب کی صفت ہے۔

☆ ہڑتال سحر خیزی اور قیام شب کی صفت ہے لیکن اکسیر ہڑتال تجلیۂ سر (باطن) کی صفت ہے۔

☆ نوشادر دشمنوں میں صلح کرانے اور نرمی کی صفت ہے لیکن روح نوشادر تجلیۂ روح اور تجرید کی صفت ہے۔

☆ سرمہ خاموشی اور حواس ظاہری کے حبس کی صفت ہے لیکن اکسیر سرمہ نفیٔ خواطر اور تفرید کی صفت ہے۔

☆ اکسیر مرشدیت اور ہر طالب کی قابلیت کی صفت ہے۔ کیمیاگری تربیت سالکین اور اخلاقِ ذمیمہ کے اخلاقِ حمیدہ میں تبدیل ہونے کی صفت ہے۔

ارتقائے نفس کے مرحلے :

جان لے۔ اللہ تعالیٰ تجھے حقائق اشیاء کی معرفت عطا کرے (آمین) طورِ نفس میں سالک کی ترقی تنزل کے طریق پر ہے یعنی نفس امارہ جو شہر بدن میں **شیطان کا کوتوال** ہے اور جس پر

ناری صفت کا غلبہ ہے، جب وہ ناری صفت سے تنزل اختیار کرتا ہے تو امارہ سے نفس لوامہ بن جاتا ہے اور اس پر صفتِ ہوائی غالب آتی ہے۔ جو وہ صفت ہوائی سے تنزل اختیار کرتا ہے تو لوامہ سے نفس ملہمہ بن جاتا ہے اور صفت آبی اس پر غالب آتی ہے۔ جب وہ صفت آبی سے تنزل اختیار کرتا ہے تو ملہمہ سے نفس مطمئنہ بن جاتا ہے اور صفت خاکی اس پر غالب آتی ہے تب اسے استقرار ملتا ہے اور وہ وقار، تواضع، خضوع اور خشوع کے اوصاف سے متصف ہو جاتا ہے۔

جب اس کی سبعی اور بہیمی صفات انسانی صفات میں تبدیل ہو جاتی ہیں تو اس مقام پر مؤمن، پرہیزگار، نیکوکار، صاحب خیر، اہلِ اصلاح، پاکیزہ اور عبادت گزار اور نفس مطمئنہ والے بہت سے لوگ نظر آئیں گے۔ جان لے اللہ تجھے پاک و پاکیزہ کرے۔ (آمین) جب نفس اخلاق ذمیمہ سے پاک ہو جاتا ہے تب وہ خطاب

یا ایتها النفس المطمئنة (الفجر ۲۷)

"اے نفس مطمئنہ" کے قابل بن جاتا ہے۔ اور امر

ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة (الفجر ۲۸)

"اپنے رب کی جانب خوشی و مسرت کے ساتھ واپس آ"

پر مامور ہو جاتا ہے اور دل کی طرف واپس پہنچتا ہے جو اس کی مربی ہے۔ اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہو جاتا ہے اور قوائے روحانی کے سلسلے میں حکم

فادخلی فی عبادی (الفجر ۲۹)

"میرے بندوں میں داخل ہو جا"

کے تحت داخل اور منسلک ہوتا ہے۔ جب نفس اپنی صفات سے فانی اور صفات دل سے باقی بن جاتا ہے تو ہم اسے دل ہی کہیں گے دوبارہ نفس نہیں کہیں گے۔

اور جب وہ ملکوتِ ارضی سے ملکوتِ سماوی کی جانب ترقی کر جاتا ہے تو ابوابِ آسمانی اس پر کھل جاتے ہیں اور ہمو جب

وادخلی جنتی (الفجر ۳۰)

"اور میری جنت میں داخل ہو جا"

وہ اہلِ جنت میں سے ہو جاتا ہے اور سعادتِ نجات پر فائز جاتا ہے۔

نجات کو آسان سمجھنے کی حماقت:

جان لے کہ واقعی انسان کو نجات اس طرح بڑی مشکل کے بعد میسر ہوتی ہے مگر مرجیہ کا گروہ اور اہلِ اسلام میں سے عام نادان واعظ لوگ مغرور ہو کر یوں ہذیان بکتے ہیں کہ اخلاقِ ذمیمہ اور اعمال قبیحہ کے باوجود بہشت میں پہنچ سکتے ہیں۔ یہ صرف جھوٹ اور محض افترا و بہتان ہے۔

رنج بردم روز و شب عمری دراز
تا بصد زاری دری کردند باز
تو بدین زودی بدین در چون رسی
وز نخستین پایه بر سر چون رسی

طورِ سوم: تصفیۂ قلب اور اس کے مشاہدات:

تیسرا طور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کے ذریعے دل کی صفائی اور پاکیزگی ہے۔ یہ اخلاق حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ یہ ہیں۔

احسان، لطف، جوانمردی، عطا، مروت، وفاداری، محبت، نرمی، شفقت، عفو، رحم، تواضع، حلم، حیا، بشاشت، ورع، تقویٰ، عبادات اور طاعت وغیرہ۔ جب دل ان صفات سے موصوف بن

جاتا ہے اور آئینۂ دل لا الہ الا اللہ کی قلعی کی مدد سے غیر اللہ کے زنگ اور تعلق کی کدورتوں سے دھل جاتا ہے تو روح وصفا کی مختلف اقسام اور نور وضیاء کی مختلف انواع اس میں عکس ڈالتی ہیں، اور جبلی اخلاق حمیدہ اور اصلی اوصاف پسندیدہ، معدنیات شریفہ اور جواہر نفیسہ کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ مثلاً

☆اگر چاندی نظر آئے تو یہ صفت سچائی ہے۔

☆اگر سونا دیکھے تو یہ اخلاص ہے۔

☆اگر مروارید نظر آئے تو یہ حقائق توحید ہے۔

☆لعل حکمت الٰہی اور محبت حقیقی ہے۔

☆آوہ حکمت حیوی اور محبت آثاری ہے۔

☆بلور طبیعی، شاعری اور ہلکا پھلکا ہونے کی حکمت ہے۔

☆زمرد عفت (پاکدامنی) ہے۔

☆لاجورد نیکی و تقویٰ ہے۔

☆فیروزہ طاعت وعبادت ہے۔

☆یاقوت عدالت ہے۔

☆عقیق شجاعت ہے۔

☆برقی قوت ریاضت ہے۔

☆لوہا فولاد قوائے باطن ہیں۔

☆مقناطیس محبت وانس ہے۔

☆الماس دانائی، فراست اور نظر و غیرت کی نشانی ہے۔

☆شیشہ رقت قلب، نورِ تجلی اور نورِ سکر کا اقتباس ہے۔

☆جام رقت فہم اور صفائے ذہن ہے۔

☆زہر مہرہ توبہ وانابت ہے۔

☆زنگار معدنی فصاحت، بلاغت، معرفت، نصیحت اور کرامت ہے۔

☆سنگ یشب قوت حوصلہ اور طاقت ریاضت ہے۔

☆سنگِ جزع باطنی وقار اور رسوخ ہے۔

☆چینی (چکنی مٹی) معرفت یقینی اور مشرب حقائق ہے۔

☆............استقامت ہے۔

☆سنگِ مرمر مجاہدہ ہے۔

☆مقناطیس خدمت وطاعت میں ثابت قدمی ہے۔

☆حجر الیسو د مذلت چھاپنے اور قبول کرنا ہے۔

☆حجر الحیہ......اور ترکِ ریا ہے۔

☆حجر الحبشی......اور ترک لذت ہے۔

☆حجر الدم بھوک اور شہوات کا ترک کرنا ہے۔

☆حجر الذیب طمع کا ترک کرنا اور خلق سے مایوس ہو جانا ہے۔

☆حجر القمر ذکر دل کی قوت ہے۔

☆سنگ یرقان نفس وخواہشات کی مخالفت ہے۔

☆سنگ عقاب لمبی امیدوں کا ترک کرنا ہے۔

☆حجر البنی ذکر خفی کی قوت ہے۔

☆حجر الفار ریاضت میں کوشش وسعی کرنا ہے۔

☆حجر القبور زبانی معرفت، نظری تصوف، علم طب اور حکمت طبیعی میں مہارت ہے۔

☆سنگِ مردار قناعت اختیار کرنا اور ناز و نعمت ترک کرنا ہے۔

☆سیماب حیاداری، فضائل کو چھپانا اور شہرت کا چھوڑ دینا ہے۔

(جاری ہے)

ادبِ تصوف

معارفِ نور بخشیہ

تصنیف : شمس الدین اسیری لاہجیؒ

ترجمہ : ڈاکٹر غازی محمد نعیم

شمس الدین اسیری لاہجی کی مثنوی "اسرار الشہود" نور بخشی طریق سلوک کے حقائق و معارف کا خزانہ ہے۔ اس عظیم مثنوی کا قسط وار ترجمہ نذرِ قارئین کیا جائے گا۔ ذیل میں مناجات در بارگاہ باری تعالیٰ پر مشتمل اس مثنوی کی دوسری قسط پیشِ خدمت ہے۔

مُناجات

مناجات استدعا بمتابعت ادعونی استجب لکم و اشارت ببعضی احوال و اطوار صوری و معنوی سالکان راہ طریقت کثرہم اللہ تعالیٰ بین الانام

ارشادِ خداوندی ادعونی استجب لکم کی متابعت میں مناجات و استدعا جس میں بعض سالکانِ راہِ طریقت کے صوری اور معنوی احوال و اطوار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یا الٰہی انت منان الکریم
صاحب الاکرام و المن العظیم

یا الٰہی تُو ہے منّان و کریم
صاحبِ اکرام و احسانِ عظیم

تا بکی باشم ز دیدارت جدا
روی بنما تا کنم جان را فدا

میں رہوں گا کب تلک محرومِ دید؟
کر دے دیدارِ رُخِ زیبا سے عید

بادهٔ دہ کز خودم سازد خلاص
تا درآیم بی خود اندر بزمِ خاص

خود فراموشی کی مے مجھ کو پلا
اپنی بزمِ خاص کے قابل بنا

باز کن آخر درِ میخانہ را
در ببند این خانۂ افسانہ را

دُور اب مت رکھ درِ میخانہ سے
دے نجات اس عالم افسانہ سے

الصلا گو عاشقان را الصلا
وارهان از ننگ هشیاری مرا

مے کشوں کو اب صلائے عام کر
سب کی ہشیاری کو غرقِ جام کر

مست گردان از مے وحدت نمان؟
کہ نماند هیچ را کثرت نشان؟

کر مئے وحدت سے مجھ کو بے نشاں
محو کر جتنے ہیں کثرت کے نشاں

ساقیا مستم کن از جامِ شراب
تاکہ باشم زهشیاری خراب

مست کر ساقی ، پلا جامِ شراب
ہوش کے ہاتھوں ہوا ہوں میں خراب

باده ده تا وارهم از نیک و بد
مست گردان تا شوم فانی ز خود

ہاں ہٹا ، کر کے درِ میخانہ باز
نیک و بد کی کشمکش سے بے نیاز

از مکان و لامکانم بگذران
بی نشانم ساز از نام و نشان

بے زمان و بے مکاں کر دے مجھے
بس مٹا کر بے نشاں کر دے مجھے

واهم کن در جمال خویشتن
تا برآسایم دمی از ما و من

حسن ہو تیرا اگر جلوہ فگن
محو ہو گا سر شورِ ما و من

جان و دل را آشنا کن با وصال
وارهان ما را ازین وهم و خیال

قلب و جاں کو دے کے تسکینِ وصال
دُور کر دے کلفتِ وہم و خیال

لوحِ سر را پاک کن از نقشِ غیر
تا نماید کعبه بی شک عین دیر

لوحِ جاں سے محو نقشِ غیر کر
کعبہ کو میری نظر میں دیر کر

یکدم از دیدار خود دورم مکن

خود سے پل بھر دُور مت رکھ مجھے

از وصالِ خویش مهجورم مکن

خستہ و مہجور مت کیجے مجھے

محو گردان از نظر نقشِ دوئی
تا نگردد من و ما و توی

محو رکھ نقشِ دوئی دل سے مدام
کر من و تو کا یہ قصہ ہی تمام

دیدۂ بینا دلِ دانای بخش
تا بمیدانِ یقین تازیم رخش

دیدہ و دل کو مرے آزاد کر
تاکہ میدانِ یقین سے ہو گزر

از اسیری جانِ ما آزاد کن
از غمِ عشقت دلم را شاد کن

جاں اسیری سے مری آزاد کر
اپنے غم سے میرے دل کو شاد کر

از همه خلقِ جهان کن بی نیاز
کارسازا کارِ این بی چاره ساز

جملہ خلقت سے مجھے کر بے نیاز
میری ہر بگڑی بنا اے کارساز

جانِ ما را مطلعِ انوار کن
سرِّ ما را محرمِ اسرار کن

جاں کو میری مطلعِ انوار کر
دل کو میرے محرمِ اسرار کر

از شرابِ نیستی ده جامِ ما
محو کن از لوحِ هستی نامِ ما

نیستی کا جام وہ مجھ کو پلا
نام میرا لوحِ ہستی سے مٹا

عجز و مسکینی و درویشم بخش
کنجِ فقر و صحو بی خویشم بخش

کر عطا تعظیم و عجز و بندگی
بے خودی و فقر و ازخود رفتگی

از ریا و کبر و نخوت دور دار
در غم و شادی دلِ مسرور دار

نخوت و کبر و ریا سے دُور رکھ
شادی و غم میں مجھے مسرور رکھ

بر صراطِ عرش دارش استوار
تا بود زافراط و تفریطش کنار

عدل کے رستے پہ تو مجھ کو چلا
اور ہر بے اعتدالی سے بچا

در رہِ تحقیق ثابت کن قدم
تا برافرازد بجیوان او علم

رکھ رہِ تحقیق میں ثابت قدم
تاکہ لہراؤں ثریا پہ علم

قلب و قالب را ز عرفان سوز بخش
عارفش گردان بحقِ نوربخش

قلب و جاں کو سوز کر میرے عطا
نوربخش کے واسطے اپنا بنا

از شرابِ اُنس او را مست کن
نیست گردانش بس آنگہ ہست کن

جام دے اے ساقیِ بزمِ ازل
نیستی سے اس(۱) کی ہستی کو بدل

غرقہ گردانش بدریای فنا
تا برون آرد سر از جیبِ بقا

غرق دریائے فنا میں کر اُسے
پھر بقا کے ساتھ لا باہر اُسے

پاک گردانش ز ہر آلایشی
از غش و دردی و بس نالایشی

کر دے ہر آلائشِ دُنیا سے پاک
ہر بدی ہر امر نازیبا سے پاک

مستِ جامِ عشق گردان جانِ او
خلق را با بہرہ کن از خوانِ او

عشق سے کر مست جانِ نوربخش
کھول دے خلقت پہ خوانِ نوربخش

دیدۂ جانش بہ رویت باز کن
سِرِّ او با وصلِ خود ہمراز کن

اس کو اپنی دید سے سرشار کر
اس کے دل کو محرمِ اسرار کر

(۱) یہاں نوربخش کی طرف اشارہ ہے۔

شمعِ انوارِ تجلی بر فروز
ظلمتِ ہستی و ما و من بسوز

شمعِ انوارِ تجلی کو جلا
ما و من کے سب اندھیروں کو مٹا

استقامت بخش در اطوارِ فقر
تاکہ یابد لذتِ اسرارِ فقر

استقامت بخش در اطوارِ فقر
تاکہ پائے لذتِ اسرارِ فقر

در دلش تابان کن انوارِ صفا
آشنا کن جانِ او را با وفا

اس کا دل کر معدنِ صدق و صفا
اس کی جاں کر مخزنِ ودّ و وفا

استقامت بخش در راہِ یقین
ہر حش کن فضلِ خود را یا معین

ہاتھ اُس کا تھام در راہِ یقیں
اس پہ تُو فضل و کرم کر اے معیں

صدق و اخلاص و وفا روزیش کن
جامہ چاکست و قبا دوزیش کن

مظہرِ صدق و صفا اس کو بنا
مخزنِ اہلِ وفا اس کو بنا

عشق دہ کز عقل بیزار آورد
از چنین مستیش ہشیار آورد

عشق دے کر عقل سے بیزار کر
پہلے پاس کو مست پھر ہشیار کر

جانِ او محرم کن اندر بزمِ خاص
از غمِ دنیا و دین سازش خلاص

لطف کا اپنے بنا محرم اُسے
ہو نہ کچھ دنیا و دین کا غم اُسے

والۂ رخسارِ جان افراش کن
از مقامِ نیستی ما واش کن

دید کا اپنی اُسے شیدا بنا
دے ٹھکانہ اس کو در قعرِ فنا

ہر زمان نوعی نما او را جمال

ہر گھڑی کر شوقِ نو اس کو عطا

تا که باشد هر دمش تازه وصال

کر عنایت دم بدم شرف لقا

عمر کان پیروی جانان بگذرد
از حسابِ عمر جانم نشمرد

کوئے جاناں میں جو گزری زندگی
وہ حسابِ عمر سے باہر رہی

آرزوی ما بجز دیدار نیست
دلِ جانم بغیر یار نیست

ہم کو بجز دیدار کیا ہے آرزو؟
بجز وصالِ یار کیا ہے جستجو؟

بی لقای دوست ما را شوق نیست
دلِ عاشق بجز معشوق نیست

ہم کو بس اس کی لقا کا شوق ہے
ہم ہیں عاشق اس کے، وہ معشوق ہے

بی جمالش مرگ بهتر از حیات
وصل باشد زندگی هجرش ممات

اس کی دُوری موت، ملنا زندگی
وہ نہ ہو تو اپنی پھر کیا زندگی؟

گر نماید دوست در دوزخ جمال
هست آن دوزخ بهشتِ اهلِ حال

گر دکھائے دوست دوزخ میں جمال
ہے وہ دوزخ بھی بہشتِ اہلِ حال

در بهشت ار وعدهٔ دیدار نیست
جان عاشق را به جنت کار نیست

ہو نہ جس میں وعدۂ دیدارِ یار
ایسی جنت سے ہے کس کو سروکار

گر مراد او جفای عاشق است
جان عاشق در وفایش

مشقِ تیر جور کرنا ہے اگر
ہر قدم عشاق ہیں سینہ سپر

خود جفا و جور و ناز دلبران
بهتر از مهر و وفای دیگران

ہو اگر دلبر ہی مصروفِ جفا
چاہیے اوروں کی پھر کس کو وفا؟

تاکه باشد هر دمش تازه وصال

کر عنایت دم بدم شرف لقا

عمر کان پیروی جانان بگذرد
از حساب عمر جانم نشمرد

کوئے جاناں میں جو گزری زندگی
وہ حسابِ عمر سے باہر رہی

آرزوی ما بجز دیدار نیست
دلیهٔ جانم بغیر یار نیست

ہم کو بجز دیدار کیا ہے آرزو؟
بجز وصالِ یار کیا ہے جستجو؟

بی لقای دوست ما را شوق نیست
دلیهٔ عاشق بجز معشوق نیست

ہم کو بس اس کی لقا کا شوق ہے
ہم ہیں عاشق اس کے، وہ معشوق ہے

بی جمالش مرگ بهتر از حیات
وصل باشد زندگی هجرش ممات

اس کی دُوری موت، ملنا زندگی
وہ نہ ہو تو اپنی پھر کیا زندگی؟

گر نماید دوست در دوزخ جمال
هست آن دوزخ بهشتِ اهلِ حال

گر دکھائے دوست دوزخ میں جمال
ہے وہ دوزخ بھی بہشتِ اہلِ حال

در بهشت ار وعدهٔ دیدار نیست
جانِ عاشق را بہ جنت کار نیست

ہو نہ جس میں وعدۂ دیدارِ یار
ایسی جنت سے ہے کس کو سروکار

گر مراد او جفای عاشق است
جانِ عاشق در وفایش

مشقِ تیر جور کرتا ہے اگر
ہر قدم عشاق ہیں سینہ سپر

خود جفا و جور ناز دلبران
بهتر از مهر و وفای دیگران

ہو اگر دلبر ہی مصروفِ جفا
چاہیے اوروں کی پھر کس کو وفا؟

فقہی مسائل (مجموعۂ شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابو العرفان علامہ محمد بشیر فاضل عربی

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ اس شمارے کے لیے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر ۱۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح متعہ کسی بیوہ کے سوا دیگر آزاد عورت کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

سائل سجاد حسین بدراہ

سوال نمبر ۲۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی روزہ دار رمضان المبارک کے آخری دن کا روزہ کسی اور کے ہاں افطار کرے تو اس روزہ دار کا فطرہ اس گھر والے کو دینا پڑے گا۔ کیا یہ درست بات ہے؟

سائل اخوند علی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور

سوال نمبر ۳۔ منگنی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز پہلی منگنی کو توڑ کر دوسری منگنی کی صورت میں کسی دوسرے لڑکے کے ساتھ شادی رچانے کا رجحان کیسا ہے؟

سوال نمبر ۴۔ منگنی کے موقع پر دی گئی چیز منگنی توڑنے کی صورت میں واپس کر دی گئی تو لڑکے نے اس چیز کو لینے سے انکار کر دیا۔ لڑکی پھر بھی کسی دوسرے کے ساتھ شادی رچا گئی۔ اس چیز کا کیا بنے گا؟

سوال نمبر ۵۔ پہلی منگنی کو رفو چکر کر کے دوسری منگنی کی صورت میں شادی رچانے میں نکاح خوان اگر کوئی پیش امام ہو تو کیا وہ گنہگار ہوگا اور اس کے پیچھے نماز کا پڑھنا روا ٹھہرے گا؟

سائل احمد جان طالب علم چھوربٹ

جوابات

جواب نمبر ۱: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

شریعت محمدیہ کی رو سے نکاح متعہ عقد دائمی کی طرح ہر آزاد عورت کے ساتھ روا ہے۔ صرف بیوہ کے ساتھ مخصوص ہونے والی بات بے بنیاد کہانی ہے۔

جواب نمبر ۲: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

فطرہ گھرانے کے سربراہ کے ذمے پر واجب ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ شرعاً غنی ہو۔ سربراہ اپنے زیر کفالت افراد کی طرف سے فطرہ ادا کرنے کا پابند ہوا کرتا ہے۔ خواہ اس کے زیر کفالت افراد سب کے سب اس کے ساتھ رہائش پذیر ہوں یا الگ الگ دیگر مقامات پر ٹھہرے ہوئے ہوں۔ مگر سب کے اخراجات سو فیصد گھرانے کا سربراہ برداشت کرتا ہو۔ اگر گھرانے کے سربراہ کی اولاد میں سے کوئی فرد الگ رہائش اختیار کیا

ہوا ہو اور وہ بذاتِ خود سو فیصد کفیل ہو، باپ کے اقتصادی تعاون کی ضرورت سرے سے ہی نہ ہو تو وہ فرد اپنا فطرہ خود دے دے گا۔ باپ پر ایسی صورت میں اس فرد کا فطرہ واجب نہیں ہو گا۔ کسی دوسرے کے ہاں روزہ کھولنے والا شرعاً مہمان ہوا کرتا ہے، خواہ وہ میزبان کے بلائے گئے مہمانوں میں سے ہو خواہ بن بلائے وہ خود آدھمکا ہو۔ دونوں صورتوں میں وہ ابن السبیل کے زمرے میں آتا ہے۔ میزبان کے ذمے اس کا فطرہ لازم نہیں ہوا کرتا بلکہ وہ مہمان خود فطرہ وصول کرنے کا شرعاً حق دار ٹھہرتا ہے کیونکہ ابن السبیل فطرہ کے مصارف میں شامل ہے اور مہمان کو ابن السبیل کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سوال مذکور والی بات صرف عوامی بول چال ہے۔ شرعاً بالکل بے وزن ہے۔

جواب نمبر ۳: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

منگنی والا معاملہ ایک قسم کا وعدہ ہے۔ وعدے کا ایفا مؤمن کی علامت ہے۔ منگنی کو توڑنا شرعاً ایک قسم کی عہد شکنی ہے۔ قسم توڑنے کی طرح عہد شکنی بھی باعثِ کفارہ ہے۔ چنانچہ منگنی توڑنے میں جس کا مرکزی کردار ہو اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اگر لڑکی خود مرکزی کردار ہو تو لڑکی پر کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اگر لڑکے کے گھر والوں میں سے کوئی فرد منگنی توڑنے میں مرکزی کردار کا حامل ہو تو اس پر کفارہ واجب ہو جائے گا۔ عہد شکنی کا کفارہ بھی کفارۂ قسم کی طرف ہے۔ چنانچہ موجودہ دور میں غلام آزاد کرنے کا معاملہ مفقود ہے لہٰذا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا پھر تین دنوں کا روزہ رکھنا یہاں بھی کفارہ قرار پائے گا۔ دوسری منگنی کی صورت میں شادی تو اپنی جگہ درست ہو گی۔ کفارہ ادا نہ کرے تو عہد شکنی کا بڑا گناہ لازم آئے گا جو نفاق پسندی کی علامت بھی ہے۔ پس اسلامی معاشرے میں منگنی توڑنے کے رجحان کی حوصلہ شکنی ضروری ہے۔

جواب نمبر ۴: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

منگنی پر دی جانے والی چیز وعدے کی مزید توثیق کے لیے ہوتی ہے۔ منگنی توڑنے کی صورت میں واپسی کی کوئی شرط نہیں رکھی جاتی۔ لہٰذا عام طور پر یہ ایک قسم کا غیر مشروط ہبہ ہے۔ چیز کے واپس لینے سے انکار کرنا غیر مشروط ہبہ کی مزید توثیق ہے۔ چیز شرعاً لڑکی کی ملکیت بن جائے گی۔ اگر منگنی توڑنے پر دی گئی چیز کی واپسی کی شرط رکھی گئی ہے تو وہ ہر حال میں واپس لڑکے کو ملے گی۔ وہ شرعاً ایک قسم کا مشروط ہبہ والا معاملہ ہو گا جو شاذ و نادر ہی ہوتا ہو گا۔

جواب نمبر ۵: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

ایسی صورت میں نکاح خوان امام پر کوئی گناہ لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ شرعاً نکاح خوانی کا جواز معلوم کر کے صرف نکاح خوانی کا فریضہ انجام دینے والا ہوتا ہے۔ منگنی توڑنے میں اس کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ لہٰذا نکاح خوان امام کا مقتدی بننا بالکل درست ہے۔ جو کوئی اس کو نکاح خوان بننے پر امامتِ نماز کے لیے نااہل سمجھتا ہو وہ خود غلطی پر ہے۔ اسے اس امام کا مقتدی بننے میں شرعاً کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

امید ہے کہ سائلین حضرات سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوں گے۔ اگر جوابات میں کوئی نکتہ کسی سائل کے لیے وضاحت طلب معلوم ہو جائے تو اس کی وضاحت طلبی پر آئندہ اشاعت میں مزید وضاحت شائع کی جائے گی۔

ان شاء اللہ ☆

اخبار التصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی۔ ایچ معروفی

جامع مسجد اسلام آباد میں پیر صوفیہ نوربخشیہ کا خطاب:

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پیر صوفیہ نوربخشیہ سید محمد شاہ نورانی نے کہا کہ ملت نوربخشیہ کے ہر فرد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معمولی اختلافات سے صرف نظر کرتے ہوئے دین وملت کے مجموعی مفاد کے لیے کام کریں کیونکہ وقت کا تقاضایہ ہے کہ آپس کی دوریوں کو قربتوں میں بدل کر اپنے تمام مسائل مل بیٹھ کر حل کریں۔ انہوں نے معاہدۂ بلغار پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ یہ معاہدہ گروہی سیاست کا خاتمہ کرتے ہوئے آپس میں محبت واخوت کو فروغ دینے کی ایک کڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام نے اسے بے حد سراہا ہے۔ اب عوام وخواص کی ذمہ داری ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں غیر ضروری الجھاؤ پیدا کرنے سے گریز کریں۔ چونکہ دینی معاملات کی نگرانی علماء کرام کا کام ہے اس لیے معاہدۂ بلغار کی روح کے مطابق مذہبی معاملات کے حل کے لیے علماء کرام کی ایک بااختیار کمیٹی تشکیل دی جاچکی ہے۔ مستقبل میں علماء کمیٹی باہمی مشاورت سے ہر مسئلہ کا حل تلاش کرے گی۔ جو لوگ علماء کمیٹی اور معاہدۂ بلغار سے انحراف کے مرتکب ہوں ان کے بارے میں یہی باور کیا جائے گا کہ وہ گروہی سیاست کو فروغ دے کر عوام کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں خود معاہدۂ بلغار پر سختی سے کاربند رہوں گا اور اس معاہدہ میں ردوبدل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نمائندہ نوائے صوفیہ اسلام آباد

تعزیتی اجلاس:

مؤرخہ یکم دسمبر ۲۰۰۰ء کو بروز جمعۃ المبارک تنظیم ریاض الاولیاء نوجوان صوفیہ نوربخشیہ کورو مقیم کراچی کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت جناب اخوند شکور علی صاحب ریاض الاولیاء ہاؤس منظور پیر کراچی میں منعقد ہوا جس میں مولانا محمد اشتیاق احمد صاحب کی والدہ محترمہ اور تنظیم ہذا کے سرگرم رکن جناب حاجی محمد تقی صاحب کے والد صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ تنظیم کے اراکین لواحقین کے شریک غم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

یوم ولادت امام آخر زمانؑ:

مؤرخہ ۱۳ نومبر ۲۰۰۰ کو یوم ولادت حضرت امام مہدی آخر الزمانؑ اور یوم ولادت حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت سیدہ زکیہ صاحبہ خپلو چھی نے کی جبکہ سیدہ منصورہ صاحبہ مہمان خصوصی تھیں۔ شاہدہ ساجدہ نے نعت رسول مقبولؐ اور بہت سی طالبات نے

قصیدے اور گوشوارے پیش کیے۔ مریم بچھی نے امام مہدیؑ کے حالات پر روشنی ڈالی اور مہمان خصوصی نے نماز کے مسائل سے قارئین کو آگاہ کیا۔ صدر جلسہ نے سید محمد نوربخشؒ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی اور دیگر طالبات نے بھی مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ مجلس کا اختتام دعائے امام زین العابدینؑ اور ترانہ نوربخشیہ کے ساتھ ہوا۔

صدیقہ شکور کھاروی بچھی

تھلے میں جلسہ :

مؤرخہ ۸ نومبر ۲۰۰۰ء کو بمطابق ۱۱ شعبان اہل دلتر کے زیر اہتمام محلہ دلتر تھلے میں حضرت علی اکبرؑ کے یوم ولادت کے سلسلے میں جلسے کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس جلسے کی صدارت مولانا عبدالسلام نے کی اور مولانا عبداللہ نوری نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ سٹیج سکریٹری مہدی حسن صاحب تھے اور مقررین میں جناب علی موسیٰ، مولانا محمد حسین، اخوند حسن اور دیگر علماء شامل تھے۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعائے خیر کی۔

انور شہزاد تھلوی

تعزیتی اجلاس :

گزشتہ دنوں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکسہ کا ایک تعزیتی اجلاس جناب حسن خان ڈچگو کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اخوند قربان علی چھوار کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا، اور ان کے فرزندوں جناب باو حسن صاحب اکاؤنٹ آفیسر اے جی پی آر گلگت، جناب ڈاکٹر غلام حیدر میڈیکل آفیسر جناح میڈیکل ہسپتال کراچی، جناب ہیڈماسٹر یوسف علی صاحب، جناب باو عبدالرحمن صاحب اور جناب ابراہیم صاحب سے اظہار تعزیت کیا گیا۔

سکریٹری نشر و اشاعت این وائی ایف سکسہ

سکسہ میں یومِ آخر زمانؑ :

گزشتہ سالوں کی طرح وادی چھوربٹ کے صدر مقام سکسہ میں ۱۵ شعبان کو یوم ولادت امام مہدی آخرالزمان شایان شان طریقے سے منایا گیا۔

جلسے کے صدر جناب سید ذاکر حسین صاحب اور مہمانان خصوصی مولوی عبداللہ واعظی صاحب مدرس مدرسہ قم الاسلام اور سید محمد کاظمی صاحب تھے۔ نعت خوانوں اور قصیدہ خوانوں نے گلہائے عقیدت پیش کیے۔ جلسہ کے صدر اور مہمانان خصوصی نے نوجوانان ملت پر زور دیا کہ وہ حضرت امام مہدیؑ کی سیرت کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں نیز تعلیم کے میدان میں سبقت لے جانے کی بھرپور کوشش کریں۔

محمد ابراہیم خلیل پریس سکریٹری

تہنیتی اجلاس :

۱۹ نومبر ۲۰۰۰ء کو نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سکسہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے جنرل سکریٹری جناب محمد ابراہیم آزاد نے کی۔ اس اجلاس کے شرکاء نے جناب عبداللہ اصلاحی کو ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن ضلع غذر مقرر ہونے پر، جناب غلام حسین کو سٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان ضلع گلگت مقرر ہونے پر، جناب سید عباس صاحب کو ہیڈماسٹر ہائی سکول سکسہ تعینات ہونے پر اور جناب عبداللہ راشدی اور جناب غلام علی حیدری کو اعلیٰ عہدوں پر ترقی پانے پر مبارکباد پیش کی گئی۔ ان تمام حضرات کا تعلق علاقہ چھوربٹ سکسہ سے ہے اور امید ہے کہ وہ علاقے کے

روشن مستقبل کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

محمد ابراہیم خلیل سکریٹری نشرواشاعت سحنہ

تنظیم فدائیان آل رسول کا اجلاس :

فدائیان آل رسولؐ صوفیہ نوربخشیہ کے زیر اہتمام چھٹا سالانہ اجتماع بسلسلہ جشن ولادت حضرت امام محمد مہدی آخر الزمانؑ و حضرت غوث المتاخرین شاہ سید محمد نوربخشؒ بمقام مسجد غوث المتاخرین صوفیہ نوربخشیہ اوزوا کریس مؤرخہ ۱۵ شعبان ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۲ نومبر ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا جس کی صدارت پیر صوفیہ نوربخشیہ سید محمد شاہ نورانی نے کی اور مہمان خصوصی کے طور پر مفتی محمد عبداللہ صاحب جلوہ افروز ہوئے۔ اس محفل سعید میں بلتستان بھر کی نوربخشی تنظیموں کے نمائندوں اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز قاری محمد حسین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور شاعر تصوف جناب احسان علی دانش صاحب نے سٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ روزی علی شبیری کے ہدیہ عقیدت کے بعد سرپرست اعلیٰ مولانا محمد علی عارف نے سپاسنامہ پیش کیا۔

تقریب کے مقررین میں مولانا ذاکر حسین مدرس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو، مولانا محمد باقر صاحب، مولانا مراد علی نوری صاحب، مولانا عارف حسین صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، معروف محقق جناب مولانا غلام حسن حسنو صاحب، مولانا محمد حسن نوری صاحب اور قائد انقلاب تصوف الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب اور مہمان خصوصی مفتی محمد عبداللہ صاحب شامل تھے۔ صدر جلسہ پیر صوفیہ نوربخشیہ سید محمد شاہ نورانی صاحب نے علمائے نوربخشیہ پر زور دیا کہ وہ اس مسلک کے اندر اتفاق اور اتحاد کو فروغ دینے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ آپ نے کہا کہ ہم سب کو مل کر معاہدۂ بلغار کی پاسداری کے لیے کام کرنا چاہیے۔ آخر میں جناب غلام حیدر نے شرکاء کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور درود و سلام کی گونج میں یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

سکریٹری نشرواشاعت

تنظیم فدائیان آل رسولؐ صوفیہ نوربخشیہ کریس بلتستان

حلفِ وفاداری :

مؤرخہ ۲۷ اگست ۲۰۰۰ء کو بلتستان بلیو سکائے ویلفیر سوسائٹی کی حلف وفاداری کی تقریب ہوئی جس میں علامہ علی محمد ہادی صاحب نے عہدیداروں سے حلف لیا۔ اس فلاحی اور غیر سیاسی تنظیم کے عہدیداروں میں اویس شگری، فدا محمد ایثار، مجید ملک، شیخ مشتاق احمد، حمید غالب، عبداللطیف شگری اور فدا حسین زیدی شامل ہیں۔

عبداللطیف شگری پریس سکریٹری

کورو میں اعتکاف نشینی :

۲۹ رمضان المبارک کو خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ کورو میں پندرہ روزہ اعتکاف نشینی کے اختتام پر ایک اجتماع ہوا جس میں ۲۹ کے قریب خوش نصیبوں نے حصہ لیا تھا۔ اختتامی جلسے کی صدارت مولانا محمد اشتیاق صاحب نے کی۔ مولانا صاحب کے خطبۂ صدارت کے بعد صدر انجمن نے اظہار تشکر کیا اور اخوند سلیم اللہ صاحب نے عالم اسلام کی سلامتی اور پاکستان کے استحکام کے لیے دعا کی۔ شرکاء نے بلبل تصوف مولوی محمد علی کوروی کے حق میں فاتحہ خوانی بھی کی۔

فدا حسین لقدوم

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

لیاقت علی خان

جناب مدیر صاحب۔ اللہ کرے کہ معاشرتی اصلاح کے لیے مدبر پیکار آپ جیسے انسان دوست دنیا میں مزید پیدا ہوں۔ میں اپنی علمی تشنگی دور کرنے کے لیے نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ رسالہ بذریعہ وی پی ارسال کریں۔

پرویز نیر
انڈس ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ
ایئرپورٹ روڈ گلگت

اراکین نوائے صوفیہ کی بے مثال کوششوں سے اس رسالے کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوئی ہے اور نوربخشی عوام دینی مسائل، تاریخ تصوف اور بزرگان سلف کی حیات و تعلیمات سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ اس رسالے کو تمام فرقوں کے لوگ ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اور ہمیں علماء کی کمی کا احساس نہیں ہوتا۔ میرا ایڈریس تبدیل ہوا ہے۔ اب نئے پتہ پر رسالہ ارسال کریں۔

اکبر علی نجیر
پوسٹ آفس کرگل پن کوڈ نمبر ۱۹۴۱۰۳ لداخ کرگل

نوائے صوفیہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ یہ رسالہ صرف عالم نوربخشیت ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی مجموعی طور پر خدمت میں کوشاں ہیں۔

شبیر حسین لقدوم کورو

نوائے صوفیہ کے مطالعہ کا موقع ملا۔ انڈیا میں بسنے والے اہل صوفیہ نوربخشیہ کی طرف سے دینی مدرسگاہ کے قیام کی خبر سے بہت خوشی ہوئی۔ نوائے صوفیہ کے لیے سالانہ چندہ ارسال کیا ہے۔ مجھے رسالے کے مستقل خریداروں میں شامل کریں۔

محمد عبداللہ نعیمی مدرس
مدرسہ شاہ مردان صوفیہ نوربخشیہ ہورچس شگر

فوجی ملازمت میں مستقل ٹھکانہ نہ ہونے کے باعث نوائے صوفیہ کا چندہ ارسال کرنے میں تاخیر ہوئی لیکن بندہ ناچیز نوائے صوفیہ کی مستقل خریداری ترک کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، لہذا مہربانی رسالے کی ترسیل جاری رکھیں کیونکہ یہی واحد رسالہ ہے جس نے پوری دنیا کے نوربخشیوں کو یکجا کرنے اور نوربخشی تعلیمات سے اہل عالم کو روشناس کرنے کی کوشش کی ہے۔ رسالے کے سرورق پر ڈیرہ دون میں زیر تعمیر مدرسہ کی تصویر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔

حامد علی دلشاد خریداری نمبر ۶۰۱

افسوس ہے کہ نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہونے کے باوجود نوائے صوفیہ نہیں مل رہا ہے، حالانکہ گزشتہ دنوں محاذ پر تعیناتی کے دوران چندہ ارسال کیا تھا۔ نوائے صوفیہ جب تک پڑھنے کو نہ ملے دل کو سکون نہیں ملتا۔

فدا حسین ارمان خپلوی ۵۵۹

فدا حسین ایل آئی ٹی جیلوی ہلچ گھنن

نوائے صوفیہ کے مضامین اچھے ہیں خاص کر آئی ڈی تصوف کی آگہی

کے مسائل اور مسلک کا حل کے رشتہ میں اتفاق اور تحریرات بہت آپ

نوائے صوفیہ افراد کا حل علمی رسالت اور بلطف ... آنے ہے

نوابِ تصوف فوق کبھی بھی ہے پاکستان میں مسلمانوں کی دل آزاری کا خاکہ الفاظ

جس پر تعجب ہوتا ہے۔ کسی بھی مسلمان بھائی کی دل آزاری کے الفاظ

سے صبر اہوتا ہے۔ نثار حسین بلغاری اونچوالا ہور

نوائے صوفیہ کی وساطت سے ثنا حسین ... صاحب

اور جملہ اہل نوائے صوفیہ کو ... وساطت سے علامہ محمد بشیر صاحب

اور جملہ اہل صوفیہ کو سلام۔ محمد علی بلغاری خود کھا بلغار

نوائے صوفیہ کے مخلص اراکین علی بلغاری ... کھا بلغار

کی باقاعدہ ... جاری ہے۔ ... ایک ... سال کیا

کیا ... نے ... کروا دیا

... محمد ... صاحب ... علم

... ایک ... کی ... سال ہے میرے نام

شمارہ ۶۰ ڈبل آیا ہے۔ نوائے صوفیہ کی برکت سے ہمارے دلوں

میں ایک سرور پیدا ہوتا ہے۔ ڈیرہ دون کے مدرسے کی تصویر دیکھ

کر خوشی ہوئی۔

سپاہی کلرک اعجاز حسین بلغاری آزاد کشمیر

نوائے صوفیہ کی وساطت سے دین و دنیا کی تمام

معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ انڈیا کے نورخشیوں نے ڈیرہ دون

میں مدرسہ قائم کر کے جو ترقی حاصل کی اس پر ہم سب کو فخر ہے

۔ نوائے صوفیہ کی وساطت سے چولونکھا میں مقیم میرے ماموں

زاد بھائی اور چولونکھا، ترتنک اور تیاقشی میں مقیم ہمارے رشتہ

داروں کو سلام عرض ہے۔

سکندر اعظم خان مٹھل سکردو

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ میری پوسٹنگ ہونجی

میں ہوئی ہے۔ آئندہ مجھے اس پتہ پر رسالہ بھیجیں۔

نائیک عبدالکریم سماوی خریداری نمبر ۲۹۷

این ایل آئی رجمنٹ سنٹر ہونجی

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری اور مسلک صوفیہ نورخشیہ کا

ادنیٰ خادم ہوں۔ نوائے صوفیہ کی اشاعت، نورخشی کتابوں کے

ترجمے اور علمائے نورخشیہ کی تبلیغ کے باعث علاقہ شیگر اور

بالخصوص گلاب پور میں دیگر مسالک کے لوگ جوق در جوق

مسلک نورخشیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ نوائے صوفیہ کی وساطت

سے ان سب خوش قسمت افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ملت نورخشیہ کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر ہم اہل بلغار کے

ممنون احسان ہیں۔ میرا سالانہ چندہ جنوری میں ختم ہو رہا ہے۔

انشاء اللہ بذات خود اسلام آباد پہنچ کر چندہ پیش کروں گا۔

اکبر جاوید ابدالی گلاب پور شیگر

عید سعید کے مبارک موقع پر جناب علامہ محمد بشیر

صاحب، تمام نورخشی عوام اور بالخصوص طالبعلموں کو عید

مبارک پیش ہے۔

سلطان علی شاہی کراچی

متحدہ عرب امارات کے اہل صوفیہ نورخشیہ خیریت

سے ہیں۔ نوائے صوفیہ کا سالانہ چندہ ارسال ہے۔ اس بار ایک

نئے قاری محمد صالح براہوی کا چندہ اور ان کی تصویر بھی ارسال

ہے۔ ان کا ایڈریس یہ ہے۔

محمد صالح براہوی پوسٹ بکس نمبر 26031 شارجہ UAE

عبدالخالق قاری

پوسٹ بکس نمبر 2297 عجمان متحدہ عرب امارات

ماہنامہ نوائے صوفیہ کے مستقل خریدار اور نمائندگان توجہ فرمائیں

۱۔ مستقل خریدار حضرات آئندہ خط و کتابت میں اور خصوصاً منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا مکمل پتہ اور خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیں۔ خریداری نمبر نہ لکھنے کے باعث ریکارڈ کو چیک کرنا انتہائی طویل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ جن مستقل خریداروں کو دو رسالے موصول ہو رہے ہوں یا ان کا پتہ تبدیل ہوا ہو وہ ہمیں اس سے مطلع فرمائیں

۳۔ کچھ مستقل خریداروں کی جانب سے رسالہ نہ ملنے کی شکایت موصول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ ادارہ کی جانب سے ہر مستقل خریدار کو ہر ماہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ اگر نہ ملے تو ڈاک کے متعلقہ حکام سے رجوع فرمائیں۔

۴۔ تمام مستقل خریداروں کے خریداری نمبر پتے کے ساتھ تحریر ہیں۔ اس نمبر کو ذہن نشین کر کے آئندہ خط و کتابت میں اسی کا حوالہ دیا جائے۔

۵۔ نمائندہ حضرات سے گزارش ہے کہ بقایا جات جمع کرتے وقت مستقل خریداروں سے ان کا خریداری نمبر پوچھ کر تحریر فرمائیں۔ ساتھ ہی نئے اور پرانے خریداروں کی الگ الگ فہرست ارسال فرمائیں۔

۶۔ نئے خریدار بننے کے خواہشمند منی آرڈر کوپن پر نئے خریدار ہونے کا تذکرہ کریں اور مکمل پتہ بھی تحریر فرمائیں۔

۷۔ جن مستقل خریداروں کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے انہیں ریمائنڈر جاری کر دیا گیا ہے اگر کسی نے سالانہ چندہ پہلے ہی جمع کروا دیا ہے تو اس ریمائنڈر کو منسوخ سمجھا جائے۔ اس سلسلے میں ہمارے نمائندے سے یا براہ راست ادارہ نوائے صوفیہ کو مطلع فرمائیں۔ یہاں بھی اپنا خریداری نمبر لکھنا نہ بھولئے۔

منی آرڈر، ڈرافٹ وغیرہ بھیجنے کا پتہ

جی۔ ایچ معروف فلیٹ نمبر ۲ بلاک نمبر 14 کینگری فور سیکٹر

1 / 8 - 1 اسلام آباد پاکستان